''نے'' اور ''کو'' کا استعمال

''نے'' کا استعمال

اردو زبان میں ''نے'' فاعل کی علامت ہے۔ اس کے استعمال میں احتیاط ضروری ہے:

۱۔ ''نے'' متعدی افعال میں فاعل کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔

۲۔ فعل متعدی کے ماضی مطلق، ماضی قریب، ماضی شکیہ کے ساتھ ''نے'' استعمال ہوتا ہے جیسے:
حسنین نے کتاب پڑھی۔ حمزہ نے خط لکھا۔ مدثر نے قرآن پڑھا ہوگا۔

۳۔ بعض متعدی افعال ایسے ہیں جن کے فاعل کے ساتھ ''نے'' نہیں آتا مثلاً ''لانا'' اور ''بولنا'' کے افعال میں متعدی ہونے کے باوجود ''نے'' استعمال نہیں ہوتا۔

۴۔ افعال لازم کے فاعل کے ساتھ ''نے'' استعمال نہیں ہوتا۔ جیسے: دوڑا۔ رویا۔ چلا۔ بھاگا۔ کے ساتھ ''نے'' نہیں آتا۔

۵۔ بعض فعل لازم ایسے ہیں جن کے فاعل کے ساتھ ''نے'' آتا ہے جیسے: عزیز نے گلاس توڑا۔ رقیہ نے کھانا پکایا۔

۶۔ چاہنا مصدر کے فعل کے ساتھ ''نے'' آتا ہے۔ لیکن اگر فاعل، دل، طبیعت، جی، ہوں تو ''نے'' کا استعمال نہیں ہوتا ہے جیسے:
دل چاہا تو ضرور آؤں گا۔ طبیعت چاہی تو چلا جاؤں گا۔ جی چاہا تو آؤں گا۔

۷۔ مجھ اور تجھ اگر فاعل ہوں تو ''نے'' نہیں آتا لیکن ان کے ساتھ کوئی صفت ہو تو ''نے'' استعمال ہوگا جیسے:
مجھ بدنصیب نے یہ نہیں کیا تھا۔ تجھ شریف نے یہ کیوں کہا؟

۸۔ مصدر کے ساتھ ''نے'' کا استعمال غلط ہے۔ جیسے: امجد نے کراچی جانا ہے۔ میں نے کتاب پڑھنا ہے۔ ہم نے حج کرنا ہے۔
ان کی صحیح صورت یہ ہوگی: امجد کو کراچی جانا ہے۔ مجھے کتاب پڑھنا ہے۔ ہمیں حج کرنا ہے۔

''کو'' کا استعمال

اردو زبان میں ''کو'' مفعول کی علامت ہے جس کے استعمال میں احتیاط لازمی ہے:

۱۔ جب کسی جملے میں مفعول عاقل جاندار ہو تو اس کے ساتھ ''کو'' ضرور آتا ہے۔ جیسے:
عثمان نے شاگرد کو پڑھایا۔ میں نے فرحان کو دیکھا۔

۲۔ اگر کسی جملے میں مفعول بے جان ہو تو ''کو'' نہیں آتا جیسے: میں نے کتاب پڑھی۔ طارق نے اخبار خریدا، بولنا چاہیے۔ ان جملوں میں ''کو'' کا استعمال غلط ہے۔

۳۔ مرکب مصدر جو محاورے کے طور پر استعمال ہوتے ہیں وہاں ''کو'' کا استعمال غلط ہے جیسے: کمر باندھنا کے بجائے کمر کو باندھا۔ ہمت ہارنا کے بجائے ہمت کو ہارنا غلط ہوگا۔

۴۔ اگر کسی جملے میں جاندار ذوالعقول دو مفعول ہوں تو ان میں دوسرے مفعول کے ساتھ ''کو'' استعمال کرنا ٹھیک ہوگا نہ کہ دونوں مفعولوں کے ساتھ ''کو'' استعمال کیا جائے۔ جیسے: اسامہ نے بچہ اس کی ماں کو دیا۔ اس جملے میں ''بچہ'' اور ''ماں'' دونوں مفعول ہیں لیکن ''کو'' صرف دوسرے مفعول ماں کے ساتھ استعمال کیا گیا ہے۔

فعل کی فاعل کے ساتھ مطابقت

۱۔ فعل لازم عام طور پر اپنے فاعل کے مطابق آتا ہے۔ فاعل کے واحد، جمع۔ مذکّر، مؤنّث ہونے کی صورت میں فعل بھی اس کے مطابق ہوگا۔ جیسے: علی آیا۔ لڑکے بھاگے۔ لڑکی دوڑی۔ لیکن اگر فعل متعدی ہو تو فعل مفعول کے اعتبار سے استعمال ہوتا ہے مثلاً میں نے کیلا کھایا۔ میں نے کیلے کھائے۔ یاسمین نے کیلا کھایا۔ صبا نے روٹی کھائی۔ ہم نے روٹی کھائی۔ اگر مفعول کے بعد ''کو'' استعمال ہو تو فعل واحد مذکر ہوگا۔ مثلاً سائرہ نے عمر کو مارا۔ عمر نے سائرہ کو مارا۔ شہریار نے بکریوں کو مارا۔ لڑکیوں نے کتّے کو مارا۔

۲۔ فاعل اگر اسم جمع ہو تو فعل واحد آئے گا۔ جیسے: فوج نے حملہ کیا۔ جماعت کراچی چلی گئی۔ ریوڑ جنگل میں چر رہا ہے۔

۳۔ جب دو یا زیادہ حروفِ عطف اکٹھے آئیں تو فعل جمع آئے گا۔ جیسے: حسیب، منیب اور مجیب آئے۔

۴۔ جب دو اسم بغیر حرف عطف اکٹھے آئیں اور آخر میں ''دونوں'' کا لفظ لکھا جائے تو فعل جمع آئے گا۔ جیسے: سعد، ادریس دونوں آ گئے۔

۵۔ جب کسی جگہ بہت سے اسم آ جائیں تو فعل آخری اسم کے مطابق آئے گا۔ جیسے:
دس جگ، پانچ پلیٹیں، ایک گلاس ٹوٹ گیا یا ایک گلاس، پانچ پلیٹیں، دس جگ ٹوٹ گئے۔

۶۔ اگر بہت سے اسم ایک جگہ آئیں اور فعل ایک ہو اور آخر میں ''سب کچھ'' بڑھا دیا جائے تو فعل واحد مذکّر آئے گا۔ جیسے:
سامان، مکانات، دکانیں سب کچھ جل گیا۔

۷۔ اگر کسی جملے میں ضمیر جمع متکلم ''ہم'' فاعل ہو تو مذکّر اور مؤنّث دونوں کے لیے ایک ہی فعل آتا ہے۔ جیسے: عورتوں نے کہا ہم آتے ہیں۔ مردوں نے کہا ہم آتے ہیں۔ عورتوں نے کہا ہم آ گئے ہیں۔ مردوں نے کہا ہم آ گئے ہیں۔

اسمِ صِفَت اور اسمِ موصوف میں مطابقت

۱۔ صِفَت اور موصوف کے مذکّر اور مؤنّث ہونے میں مطابقت ہونی چاہیے، جیسے: اچھا لڑکا۔ برے لوگ۔

۲۔ جو صِفَت واحد مؤنّث کے لیے آتی ہے وہی صِفَت جمع مؤنّث کے لیے استعمال کر لیتے ہیں۔ نیک لڑکی۔ نیک لڑکیاں۔

۳۔ عربی کے اسمائے صفات اردو میں مذکّر، مؤنّث اور واحد، جمع میں ایک حالت پر رہتے ہیں۔ جیسے: شریف آدمی۔ شریف عورتیں۔

۴۔ صِفَت عدد ترتیبی میں مذکّر و مؤنّث کے لحاظ سے موصوف اور اسمِ صِفَت میں مطابقت ہوگی۔ پانچواں لڑکا۔ پانچویں لڑکی۔ لیکن اعداد میں جمع نہیں آتی۔

۵۔ جب صِفَت خبر کے طور پر آئے اور علامت مفعول مذکور ہو تو فعل واحد آتا ہے جیسے: میں نے ان لوگوں کو قابل سمجھا۔

اسمِ ضمیر اور مرجع کی مطابقت

اسمِ ضمیر

وہ اسم ہے جو کسی دوسرے اسم کی جگہ آتا ہے۔ جس اسم کی جگہ آتا ہے اسے ''مرجع'' کہتے ہیں۔

مرجع

ضمیر جس اسم کی جگہ یا اُس کے بدلے آ رہا ہو اُسے ''مرجع'' کہتے ہیں۔

۱۔ ضمیر کو اپنے ''مرجع'' کے مطابق آنا چاہیے۔ جیسے: اسامہ آیا اور وہ چلا گیا۔ شانزہ نے کتاب پڑھی اور وہ سو گئی۔

۲۔ ضمیر کی فاعلی، مفعولی اور اضافی حالت میں ضمیر اپنے مرجع کے مطابق آنی چاہیے۔

۳۔ ضمیر میں تذکیر و تانیث کا فرق نہیں ہے، لہٰذا مرجع کے ساتھ ضمیر کی مطابقت صیغے اور تعداد کے مطابق ہوگی۔

۴۔ ضمیر واحد غائب دونوں کے لیے فعل لازم میں ضمیر صرف ''وہ'' آتی ہے لیکن فعل لازم کے علاوہ باقی ضمیریں جمع غائب کے لیے الگ ہیں جیسے: علی رضا اور شہریار آئے اور وہ دونوں چلے گئے۔ دوسری مثال جیسے: مبشر اور مدثر دونوں اپنی جگہ بیٹھے، انھوں نے اپنی باتیں کیں اور کھانا کھانے لگے۔ پہلے جملے میں ''وہ'' ضمیر جمع کے لیے استعمال ہوئی اور دوسرے جملے میں جمع کے لیے ضمیر ''انھوں'' استعمال ہوئی۔ یہی حال واحد حاضر اور جمع حاضر کی ضمیروں کا ہے۔